REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. No. P/GDP-3

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲۵ — شمارہ ۲۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ روپیے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۴ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۹/۶/۷۶ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ"۔ احبابِ کرام اپنے محبوب امامِ ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی احباب دعا فرماتے رہیں۔

قادیان ۱۴ احسان (جون)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۱۴ احسان (جون)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال مورخہ ۱۰/۶/۷۶ کو ۱/۲ ۳ بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت قادیان تشریف لے آئے۔ الحمدللہ۔ محترم موصوف مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ — ۱۷ احسان ۱۳۵۵ ہش — ۱۷ جون ۱۹۷۶ء

آگرہ میں جماعت احمدیہ اتر پردیش کی دسویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے عظیم الشان نظارے ۔ آٹھ افراد کا قبولِ احمدیت

(از مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل قادیان)

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ مورخہ ۶، ۷ جون ۱۹۷۶ء کو اچل بھون آگرہ میں جماعت احمدیہ اتر پردیش کی دسویں سالانہ کانفرنس منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ اس موقعہ پر یو۔پی و راجستھان کی جماعتوں سے تشریف لائے ہوئے نمائندگان کے علاوہ مقامی احمدی، غیر احمدی و غیر مسلم معزز احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

کانفرنس کی تیاری

اس کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ تو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر ہوا تھا لیکن اس کی تیاری ماہ مئی سے قبل نہ ہو سکی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد کے تحت قادیان سے خاکسار اور شاہجہانپور سے مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل صدر مجلس استقبالیہ اور سہارنپور سے مکرم حمید اللہ صاحب افغانی سیکرٹری مجلس استقبالیہ کانفرنس کے انتظامات کی خاطر ۱۸ مئی کو آگرہ پہنچ گئے۔ اور کانفرنس کے انتظامات پوری کوشش اور دعاؤں کے ساتھ شروع کر دیئے گئے۔

کانفرنس کا پہلا اجلاس

پروگرام کے مطابق جب ۶ جون کا دن آیا تو اللہ کے نام سے شام چھ بجے کانفرنس کا پہلا اجلاس محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی، ریڈر شعبۂ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب امروہی نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام نہایت خوش الحانی سے سنا کر احباب کو محظوظ کیا۔

نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی نے جلسہ کی غرض و غایت بتاتے ہوئے فرمایا کہ قومی یک جہتی، اتحاد اور مذہبی رواداری کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے اپنی تحریرات میں یہ بہترین اصول بیان فرمایا ہے کہ تمام پیشوایانِ مذاہب کی عزت و تکریم کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ مذہب کا انسان پر بڑا گہرا اثر ہوتا ہے اسی اصول کے تحت ہم آج جلسہ پیشوایانِ مذاہب منا رہے ہیں۔ اور ایک ہی سٹیج سے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام۔ حضرت کرشن جی مہاراج۔ حضرت رام چندر جی مہاراج اور حضرت گورو نانک جی مہاراج وغیرہم پیشوایانِ مذاہب کی پاکیزہ زندگیوں پر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے مقررینِ کرام روشنی ڈالیں گے۔

بعدہٗ محترم جناب سیٹھ اچل سنگھ صاحب ایم پی آگرہ نے حسب پروگرام جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ اور جلسہ کی بیان شدہ غرض و غایت سے اتفاق کرتے ہوئے خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بھارتی ہونے کے ناطے ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اتفاق و اتحاد سے رہیں۔ مذہبی منافرت کی بجائے پیار و محبت کی ایسی فضا قائم کریں کہ ہمارا دیش ترقی کرتا چلا جائے۔ اتنا کہہ کر میں اس کانفرنس کا افتتاح کرتا ہوں۔

کانفرنس کا افتتاح ہونے کے بعد محترم جناب حمید اللہ خان صاحب افغانی، سیکرٹری مجلسِ استقبالیہ نے کانفرنس سے متعلق موصول شدہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔ آپ نے سب سے پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو بدر میں الگ شائع ہو رہا ہے۔ حضور کا پیغام سنانے کے بعد موصوف نے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کا پیغام پڑھا۔ اس کانفرنس کے لئے محترم آنریبل نائب صدر جمہوریہ ہند مسٹر بی۔ ڈی جتی صاحب اور صوبہ اتر پردیش کے گورنر محترم ایم چنا ریڈی صاحب نیز وزیر اعلیٰ جناب نرائن دت تیواڑی کے پیغامات بھی موصول ہوئے تھے جنہیں موصوف نے پڑھ کر سنایا۔

بعدہٗ جلسہ کی پہلی تقریر جناب ساگر دیو کوشک صاحب شاستری نے حضرت کرشن جی مہاراج و گیتا کے موضوع پر کی۔ اور بتایا کہ خدا کی عبادت کرنا اور کینہ و بغض اور عداوت و نفرت سے الگ رہ کر مخلوقِ خدا کی خدمت کرنا ہندو دھرم کا بھی، گیتا و کرشن جی کا بھی اور باقی تمام مذاہب کا بھی اصول ہے۔ اور ہمیں خوشی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ہمارے شہر آگرہ میں اس قسم کی کانفرنس کا انعقاد کر کے ہمیں موقعہ دیا گیا ہے کہ ہم اس قسم کے پیار و محبت کے اجلاسات منعقد کر کے تمام جاتیوں میں اتفاق و اتحاد کی روح پیدا کریں۔

محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو دلنشین انداز میں اور اسلام کی صلح و محبت، اتحاد و اتفاق امن و شانتی اور مذہبی رواداری کی اعلیٰ تعلیمات کو قرآنِ کریم کی آیات کی روشنی اور واقعات کے شواہد میں بالوضاحت بیان فرمایا۔ اور ان سب باتوں کی بنیاد توحیدِ خالص بتائی۔

محترم سردار بدھ سنگھ صاحب سیٹھی نے حضرت گورو نانک جی مہاراج کے سوانح حیات اور تعلیمات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ گورو جی مہاراج نے دنیا کو خدائے واحد کا سبق دیا۔ چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہو کر دنیا کو روشنی بخشی۔ اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ آپ کا مسلمانوں سے بہت گہرا تعلق تھا۔ اور آپ نے نماز بھی پڑھی۔ پس جماعتِ احمدیہ نے امن و صلح قائم کرنے کا بڑا اچھا طریقہ نکالا ہے جب سب کے بزرگوں کی عزت ایک سٹیج پر سے ہوگی تو قدرتی طور پر ایک دوسرے کے لئے محبت اور پریم کے جذبات پیدا ہوں گے۔

الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ جس طرح آج سے ——

(باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے بھ مہندر پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۵۵ ہش

انسانی جانیں توہّمات کی نذر

جس طرح اندھیرا اور اُجالا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے اسی طرح توہّم پرستی اور علم کا اجتماع بظاہر ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ لیکن افسوس ہمارے مُلک میں باوجود علم کا کافی چرچا ہونے کے پھر بھی توہّم پرستی کچھ اس طرح گھر کر چکی ہے کہ جانے کا نام ہی نہیں لیتی۔ اگرچہ پہلے کی نسبت اس قسم کے واقعات کی تعداد کم سے کم ہوتی جارہی ہے تاہم جب بھی کوئی ایسی بات منظرِ عام پر آجاتی ہے تو دل و دماغ میں غیر معمولی ہیجان پیدا کرتی ہے۔ ایک ماہ ہوا کہ ایک چھ سالہ معصوم لڑکا بڑے ہی سنگدلانہ طریق پر محض توہّمات کی نذر کر دیا گیا۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" جالندھر میں جبل پور کی شائع شدہ خبر کے مطابق :-

"گھمار پور پولیس علاقے کے لال مائی محلّے میں ایک شخص کمود سنگھ نامی اپنا نیا مکان بنوا رہا تھا۔ کہ مکان کے ایک حصّہ کی دیوار بار بار گر جایا کرتی تھی۔ تانتریکوں نے اُسے صلاح دی کہ دیوار کی بنیاد کی پیاس انسان کے لہو سے ہی بجھ سکتی ہے۔ یہ بات اُس شخص کے دماغ میں بیٹھ گئی۔ اور اس نے کسی بچّے کی تلاش شروع کر دی۔ پہلے اُس نے پہلیا کُنبے کے دو معصوم بچّوں کو بہلا پھسلا کر اپنے گھر کے اندر بند کر دیا۔ لیکن بچّوں کی جب تلاش شروع ہوئی تو وہ کمود سنگھ کے گھر میں ملے۔ جب ان بچّوں کو بَلی چڑھانے میں کمود سنگھ ناکام رہا تو اُس نے لال مائی علاقے میں رہنے والے چھ سالہ پرشانت عُرف گڈو کے خُون سے اپنی دیوار کی بُنیاد کی پیاس بجھائی۔"

("پرتاپ" جالندھر ۱۷/۵/۷۶)

تفصیلی خبر میں ننھے بچّے کی درد انگیز کہانی کے ساتھ۔ انتھ کمود سنگھ اور اس کے ساتھیوں کے سفاکانہ فعل کی جو ساری تفصیل دی گئی ہے وہ بڑی ہی دِلدوز اور قابلِ تعزیر ہے۔ مدھیہ پردیش کی سی آئی ڈی شاخ نے بڑی محنت اور بیدار مغزی سے اس سنسنی خیز اور وحشیانہ جُرم کا پردہ فاش کیا۔ جبکہ یہ خونیں سازش ۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو بنائی گئی۔ اُسی روز کی شام کو گُڈّو کو ورغلایا گیا۔ پولیس کو اطلاع ملنے پر ۲½ درجن ملازمین رات دن اِس بھید کی گتھی کو سُلجھانے میں لگے رہے اور بچّے کے غائب ہونے کے ۲ - گھنٹے کے بعد بچّے کی لاش کمود سنگھ کے مکان کے کنوئیں کے اندر پائی گئی۔ اور دُوسرے شواہد مل جانے پر مجرموں نے اقبالِ جُرم کر لیا۔ خبر کے مطابق اگرچہ یہ واقعہ گذشتہ موسمِ سرما کا واقعہ ہے۔ لیکن اخباروں میں ماہِ مئی میں اس کی تفصیلات شائع ہوئیں۔

اِسی کے ساتھ ایک اَور واقعہ بھی سُن لیں جو اِسی سال کے ماہِ مارچ کا ہے۔ اور کانگڑہ (ہماچل پردیش) سے ۲۴ میل دُور جوالا مُکھی کے تاریخی مندر سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ ½۴ بجے صبح ہی مندر کے خوشبو سے بھرے ہوئے ماحول میں اچانک ایک دردناک چیخ سُنائی دی۔ اور وہاں موجود لوگوں کے ہجوم نے ایک ۱۲ سالہ بچّے کا سر دھڑ سے الگ ہوا دیکھا۔ اخبار "پرتاپ" میں شائع شدہ اِس بھیانک واقعہ کی تفصیل کے مطابق آگرہ اُتّر پردیش کے نزدیکی گاؤں جاٹکا سے گوپال نامی ایک ۲۰ سالہ نوجوان اپنے ۱۲ سالہ چچیرے بھائی کے ساتھ جوالا ماتا کے درشن کرنے کے لئے یہاں آیا تھا۔ ماتا کو خوش کرنے کے لئے اُس نے اپنے چچیرے بھائی کی گردن اپنی تلوار سے کاٹ ڈالی۔ اور اسی تلوار سے بعد میں خودکُشی کے لئے بھی تیار ہوگیا۔ لیکن حُسنِ اتّفاق سے اِس موقعہ پر ایک پولیس کانسٹیبل جو اپنے طور پر مندر گیا ہُوا تھا۔ اپنی غیر معمولی دلیری اور سُوجھ بُوجھ سے گوپال کو قابو میں کر لیا۔ اور اس طرح گوپال خودکُشی کے ارادے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ گوپال نے اپنے بیان میں پولیس کو بتایا کہ وہ اپنے گاؤں میں بزرگوں اور سادھو سنتوں سے بَلی کی کہانیاں بڑے شوق سے سُنا کرتا تھا جن میں سے دھیانو بھگت کی کہانی نے اُسے بے حد متأثر کیا تھا۔ چنانچہ اُس نے سوچا کہ اگر دھیانو بھگت اپنا سر ماتا کی بھینٹ چڑھا کر اس سے وردان لے سکتا ہے۔ تو وہ بھی ایسا کیوں نہیں کر سکتا۔ اِسی تاثر کی بنا پر اُس نے اپنی اور اپنے بھائی کی بَلی (قربانی) دینے کی بات اپنے دِل میں ٹھان لی تھی۔ ملزم کو افسوس تھا کہ وہ اپنی بَلی دینے میں ناکام رہا ہے۔ اخبار "پرتاپ" میں شائع شدہ مزید معلومات کے مطابق :-

"دھیانو بھگت نے کانگڑہ کے تاریخی برجیشوری دیوی مندر میں جب اپنا سر کاٹا تھا تو دیوی پرگٹ (ظاہر) ہوگئی۔ اور اس نے دیوی سے وردان مانگا تھا جس پر دھیانو بھگت کو پہلے پوجتے ہیں اور بعد میں دیوی کے درشن کرتے ہیں۔ مُلک کے مختلف حِصّوں سے جو بے شمار یاتری آتے ہیں وہ پیلے کپڑے پہن کر آتے ہیں۔ اِس سے دھیانو بھگت کے تئیں اُن کی شردھا کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ دھیانو بھگت پیلے کپڑے پہنا کرتا تھا۔

مذکورہ تفصیلات کے سلسلہ میں یہ بھی ذکر ہُوا ہے کہ جوالا مُکھی کے شری پی شرما پرنسپل ہائی بھارتی سکول کے مطابق گذشتہ کچھ مہینوں کے دوران اس مندر میں اس طرح کا یہ چوتھا واقعہ ہے۔ سب سے پہلے ایک نوجوان نے یہاں اپنی زبان کاٹ دی تھی۔ پھر ایک عورت نے خودکُشی کی ناکام کوشش کی تھی۔ اور اس کے کچھ دنوں بعد ایک ادھیڑ عمر کے شخص نے چاقو سے اپنی گردن کاٹنے کی ناکام کوشش کی تھی۔"

("پرتاپ" جالندھر ۹/۳/۷۶ ص ۱ و ص ۶)

چار سال پہلے قادیان کے قریب واقع دِینا نگر شہر کے پختہ عمر ایک ہندو نے دیوی کو خوش کرنے کی غرض سے بقائمی ہوش و حواس اپنے خورد سالہ بچّے کو پتھر پر لٹا کر اس کی گردن اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالی تھی۔ جب پولیس نے اُسے گرفتار کیا اور اُس پر مُلکی قانون کے رُو سے مقدمہ چلا تو بھی وہ اپنی بات پر مُصر تھا کہ اُس نے یہ کام دیوی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا ہے۔ راقم الحروف کو گورداسپور سنٹرل جیل میں دیگر احبابِ جماعت سمیت قیدیوں کو تبلیغ کرنے کے موقعہ پر اُس بدقسمت مگر سنگدل باپ کو خود دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ جبکہ جیل کے اُن کرمچاریوں نے جو ہمارے ساتھ مختلف قسم کے قیدیوں کے کمروں میں لے جا کر دکھا رہے تھے، بتایا کہ باوجود چند مہینے اس سفاکانہ قتل پر گزر جانے اور جیل کی کوٹھڑی میں بند رہنے کے یہ صاحب اب بھی اپنے فعل پر اظہارِ افسوس کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اُلٹا اس بات پر مُصر ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کیا اچھا کیا اور دیوی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

جب اِس قسم کے واقعات ہمارے مطالعہ میں آتے ہیں تو سُورت انعام کی آیتِ کریمہ کے الفاظ ایک زندہ حقیقت بن کر سامنے آجاتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اِس قسم کے توہّم پرستوں کا غلط نظریات کی بناء پر غیر معمولی نقصان اُٹھانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَاۤؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۔

(ترجمہ) اور اسی طرح مشرکوں میں سے بہتوں کو اُن کے شریکوں نے اُن کے ہلاک کرنے کے لئے اور اُن کے دِین کو اُن پر مشتبہ کرنے کے لئے اپنی اولاد کا قتل کرنا خوبصورت کر کے دِکھایا تھا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی منشاء کو بالجبر نافذ کرنا چاہتا تو مشرک لوگ ایسا نہ کرتے۔ (لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے اعمال میں آزادی دے رکھی ہے۔) اِس لئے تُو اُن کو بھی اور اُن کے جھوٹ کو بھی نظر انداز کر دے۔

قرآنِ کریم نے جہاں توہّم پرستی کی مذمت کی ہے اور اس سے جانی نقصانات پر واضح رنگ میں روشنی ڈالی ہے وہاں مثبت پہلو سے اِس طرح کے خیالات کی بیخ کنی کی بھی بھرپُور کوشش کی ہے۔ چنانچہ جزیرۃ العرب جس کی بیشتر آبادی ایسے ہی مشرک لوگوں پر مشتمل تھی، یہ اسلام اور قرآنِ کریم کی عملی تاثیرات کا نتیجہ ہے کہ تھوڑے ہی وقت میں اُن لوگوں کے دِل و دماغ روشن ہوگئے۔ اور توہّم پرستی کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اِس لئے اِس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ مُلک بھر میں ایسے مؤثر اقدام کئے جائیں جن سے ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

مُلک کے کسی حصّہ میں جب بھی اس طرح کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو ہمیں خوشی ہے کہ اُس حصّہ کی انتظامیہ بہت جلد حرکت میں آتی ہے۔ انتظامیہ کو دادِ تحسین ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے واقعات کی کُلّی روک تھام کے لئے اِس حد تک کارروائی کافی نہیں بلکہ ہمارے نزدیک محبّت و پیار کے ساتھ عوام کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ ایسے عنصر کی گوشمالی اور اصلاح کی بھی ضرورت ہے جو کم علم عوام النّاس کو اس طرح کے توہّمات میں مبتلا کرتے اور نیم حکیم خطرۂ جان، نیم مُلّاں خطرۂ ایمان بن کر انسانی جانوں سے کھیلنے کا بالواسطہ طور پر دھندا کرتے ہیں اور اس کے باوجود اپنی جگہ پر بڑے مہا پُرش بنے بیٹھے ہیں۔

ہم تو یہ بھی کہیں گے کہ اگر کسی قانونی سُقم کے پیشِ نظر قانون کے ہاتھ ایسے درندہ صفت مہا پُرشوں اور مذہبی اجارہ داروں تک پہنچ نہ سکتے ہوں اور خاطر خواہ فوری کارروائی کرنے سے قاصر ہوں تو وقت آگیا ہے کہ اس پر مُلکی سطح پر غور کر کے کوئی مؤثر قانون وضع کیا جائے۔

مُلک میں مذہبی خیالات کی آزادی کے یہ معنے نہیں کہ مذہب کے نام پر خونریزی اور سفّاکی کی وارداتیں عمل میں آتی رہیں۔ اور مُلک کا سنجیدہ طبقہ اور حکومت کی مشینری ایسی انسانیت سوز حرکات کے قلع قمع کے لئے عملی اقدام نہ کریں۔ مُلک میں جہاں اور بہت سی اصلاحات عمل میں لائی جارہی ہیں جن سے ہمارے مُلک کی عزّت و عظمت کو چار چاند لگ رہے ہیں وہاں اس طرح کی باتوں کی طرف توجہ دینا بھی یقیناً مُلکی مفاد میں ہے ــــــ تا قیمتی انسانی جانیں توہّمات کی نذر ہونے سے بچ جائیں ــــ !!

دوسری صدی انشاء اللہ غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور قوموں کا بڑے زور کے ساتھ حق کی طرف رجوع ہوگا

ہمیں دن رات اٹھتے بیٹھتے بس ایک ہی فکر اور ایک ہی غم ہو

کہ

خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو اور اس کے پاک کلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں قائم ہو

آل انڈیا احمدیہ کانفرنس آگرہ کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنی سالانہ کانفرنس مورخہ ۶۔۷۔۸ جون ۱۹۷۶ء آگرہ کے تاریخی شہر میں منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کانفرنس کا اہتمام کرنے والوں اور اس میں شریک ہونے والے جملہ افراد کو اجرِ عظیم عطا کرے اور یہ اجتماع ہر پہلو سے باعثِ خیر و برکت ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے قریباً ستاسی سال ہو رہے ہیں اور پہلی صدی کے ختم ہونے میں اب صرف ۱۳ سال باقی ہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے بموجب احمدیت کی دوسری صدی انشاء اللہ العزیز غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی اور قوموں کا بڑے زور کے ساتھ حق کی طرف رجوع ہوگا۔ اس عظیم کامیابی کے آنے سے قبل ہمیں اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانا ہوگا۔ اور جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں انہیں بتمام و کمال ادا کرنا ہوگا۔ اسلام کا زندہ خدا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے اور وہ یہی ہے کہ ہم اس کی راہ میں فنا ہونے کے لئے بدل و شوق عملاً تیار ہوں۔ ہمیں دن رات اٹھتے بیٹھتے بس ایک ہی فکر اور ایک ہی غم ہو اور وہ یہ کہ کسی طرح خدا تعالیٰ کا نام بلند ہو اس کی توحید دنیا میں قائم ہو اور اس کے پاک کلام قرآن مجید اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں قائم ہو۔ نیز وہ مقصد جس کے لئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا ہے وہ بطریقِ احسن پورا ہو۔

اس مقصد کے پورا ہونے کے سلسلہ میں ہم پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ ہم تسبیح و تحمید اور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی انکساری سے سر تسلیم خم کر دیں اور اسی سے امداد کے طالب ہوں کیونکہ تمام برکتوں اور رحمتوں کا وہی سرچشمہ ہے اس میں شک نہیں کہ ہماری جماعت کے متعلق خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے وعدے ہیں مگر بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی انسانی عقل یا دوراندیشی یا دنیاوی اسباب ان وعدوں تک ہم کو نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ خود ہی سب اسباب مہیا کریگا تب یہ کام انجام کو پہنچے گا۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم دعاؤں میں لگے رہیں اور کسی وقت بھی اس سے غافل نہ ہوں۔

دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ کریں جس وقت فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہونے لگیں گے اس وقت ہمیں ایسے مخلص رہنماؤں کی ضرورت ہوگی جن کا ظاہر و باطن اسلام کی حسین تعلیم کا مرقع ہو وہ رہنما پیدا کرنا آج کی نسل کی ذمہ داری ہے۔ اگر ہم اس ذمہ داری سے کماحقہ عہدہ برآ ہو جائیں۔ تب ہی ہم خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور مقبول عملِ صالح کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۵ء

قسط ۲

خُدا تعالیٰ اور اُس کی معرفت کے ذرائع

محمد حفیظ بقاپوری

(۵) خُدا کی ہستی کا پانچواں ثبوت!
کائناتِ عالم کا ابلغ نظام

خدا تعالےٰ کی ہستی کے بے شمار زبردست ثبوتوں میں سے وقت کی رعایت کے لحاظ سے اس حصّہ مضمون کے آخر میں ہم ایک ایسا ثبوت پیش کرتے ہیں جس کو اس زمانہ کے نامور سائنس دانوں تک نے بھی ہستی باری تعالےٰ کے وجود پر ناقابلِ تردید ثبوت کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی اس طرح ہے کہ خدا تعالےٰ خالقِ کائنات ہونے، اپنی قدرتوں کا مالک ہونے، موت و حیات پر کامل اختیار اور تصرّف رکھنے کے ساتھ ساتھ اس عالمِ موجودات کے ابلغ نظام اُس کی بے عیب ترتیب اور حُسنِ انتظام کا بھی وہی نقطۂ مرکزی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں (۲۹) اُنتیسویں پارے کے آغاز ہی میں بطور دعویٰ حسبِ ذیل الفاظ میں اس کا اعلان کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے:-

تبارک الّذی بیدہ الملک وھو علٰی کلّ شیءٍ قدیر ۝ الّذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم ایّکم احسن عملًا وھو العزیز الغفور الّذی خلق سبع سمٰوٰت طباقًا ۝ ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوتٍ فارجع البصر ھل تریٰ من فطورٍ ۝ ثمّ ارجع البصر کرّتین ینقلب الیک البصر خاسئًا وھو حسیر ۝

(سورۃ الملک آیت ۲ تا ۵)

بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ میں تمام بادشاہت ہے۔ اُسی کو تمام قدرتیں حاصل ہیں اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا تا ہمیشہ ظاہر کرتا رہے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ سب پر غالب اور بخشنہار خدا ہے۔ وہی ہے جس نے سات آسمانوں کے نظام کو ایسی کامل مطابقت سے پیدا کیا کہ تم خدائے رحمان کی ساری مصنوعات میں کہیں خلل، خرابی یا عدمِ نظام پا ہی نہیں سکتے پھر اس میں کسی قسم کا کوئی تفاوت بھی نہیں، ہر چیز اپنی جگہ پر ٹھیک موزوں ہے بیٹھی ہوئی ہے — اے انسان تو

اس کائنات پر غور و فکر کی نظر دوڑا — بار بار ایسا کرنے پر بھی تجھے کسی جگہ شگاف یا خرابی نظر نہ آسکے گی۔ جب بھی نقص نکالنے کے لئے غور و فکر کرو گے، تمہیں ہر بار مایوس ہونا پڑے گا۔ اور تم اللہ تعالےٰ کی مصنوعات میں کہیں بے ترتیبی اور عدمِ نظام نہ پا سکو گے —!!

کائناتِ عالم کا ابلغ نظام، ہر چیز کا دوسری کے ساتھ گہرا ارتباط اور ساتھ کے ساتھ نہایت درجہ وسیع کائنات میں کہیں کوئی بھی خرابی یا نقص نہ ہونا خدا تعالےٰ کی ہستی اور اُس کے وجود پر ایسی زبردست دلیل اور واضح ثبوت ہے کہ اس کے سامنے اس زمانہ کے سائنس دانوں کو بھی سرِ تسلیم خم کر دینا پڑا ہے چنانچہ ڈاکٹر اے کریسی موریسن جو نیویارک اکیڈیمی آف سائنس کے صدر رہ چکے ہیں، ان کا ایک مضمون بعنوان "ہستیٔ باری تعالےٰ پر سات دلائل" امریکی رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ بابت اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء میں شائع ہوا۔ اسی اہم بات کو نقطۂ مرکزی قرار دیتے ہوئے ڈاکٹر کریسی نے کائناتِ عالم کا سائنسی نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیا — اس مضمون کے چند اقتباس سنیئے۔ ڈاکٹر کریسی لکھتے ہیں:-

ایک حتمی اور غیر متبدّل اصول ریاضیات کے ذریعہ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ وجودِ کائنات اور اس کا نظم و انتظام کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ اس کا منصوبہ اور تخلیق ایک عظیم تعمیری خرد کی صنعت گری کا نمونہ ہے مثال کے طور پر دس سکّے لو اور اُن پر ایک سے دس تک نمبر ڈال لو پھر انہیں اپنی جیب یا کسی تھیلی میں ڈال کر اچھی طرح ہلا دو اور پھر دیکھو کوشش کرو کہ سارے سکّے سلسلہ وار نکلتے چلے آویں —— ہر بار صرف ایک سکّہ نکالو اور نمبر دیکھ کر پھر تھیلی میں ڈال کر ہلاتے جاؤ۔ ریاضی کا اصول اور کوششوں کا تجربہ تمہیں بتا دے گا کہ سکّہ کو نمبر وار نکالنے میں کم از کم دس کوششیں درکار ہوں گی اور نمبر ایک اور دو دونوں کو یکے بعد دیگرے نکالنے میں کوششوں کا تناسب اس اوسط سے بڑھتا جائے گا۔ اور نمبر ایک سے لیکر دس تک کے سکّوں کو صحیح سلسلہ وار نکالنے کی سو کروڑ کوششوں میں ایک بار موقعہ آسکے گا۔

اب اسی طریق اور دلیل کو نظم و ضبطِ کائنات پر منطبق کرو تو معلوم ہوگا کہ استقرارِ حیات کے لئے اتنی گوناگوں اور بے شمار شرائط کی ٹھیک اور صحیح تناسب کے ساتھ ہمرسانی اور موجودگی درکار ہے۔ جس کا سر انجام دینا کسی اضطراری یا اتفاقی حادثہ میں ممکن نہیں۔

۱۔ مثال کے طور پر کرۂ ارضی ہی کو لے لو یہ اپنے محور پر ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہے۔ جانتے ہو کیا ہو جاتا، اگر یہ رفتار بجائے ایک ہزار کے صرف ایک سو میل فی گھنٹہ ہوتی ——؟

اُ ہمارے دن اور ہماری راتیں جو اب قریب قریب اکثر قطعاتِ ارضی میں برابر اور بارہ گھنٹہ کی ہیں دس گنا لمبے ہو جاتے —— اسی طویل عرصہ میں تپتے ہوئے سورج کی تمازت ساری نباتات کو جھلس کر رکھ دیتی — اگر کوئی ٹہنی یا کونپل کسی وجہ سے بچ بھی جاتی۔ تو طویل سرد رات میں جاڑے سے اکڑ کر منجمد اور تلف ہو جاتی —!!

۲۔ اسی طرح سورج کی کیفیت پر جو ساری حیات کا سرچشمہ ہے غور کرو —— حساب لگایا گیا ہے کہ اس کی سطح پر حرارت کی مقدار بارہ ہزار ڈگری فارن ہیٹ ہوتی ہے — یہ کرۂ ارضی جس پر ہم رہتے سہتے ہیں۔ سورج سے ٹھیک اتنی دُوری پر رکھا گیا ہے کہ اس کی نارِ الٰہی ہمیں صرف اس کی اتنی ہی گرمی پہنچاتی ہے جو حیات کے لئے ضروری اور کافی ہے —— اب اگر سورج اپنی نصف حرارت زائل کر دے تو ہم منجمد ہو کر رہ جائیں اور اگر اس حرارت میں بقدر نصف اور اضافہ ہو جائے تو ہم جل بھن کر کباب ہو جائیں —!!

۳۔ یہ تو سب کو معلوم ہی ہے کہ کرۂ ارضی کا جھکاؤ ۲۳ ڈگری ہے۔ اسی وجہ سے مختلف موسم وجود میں آتے ہیں —— اگر وہ ٹھیک اسی طرح اور اسی زاویہ پر جھکا ہوا نہ ہوتا تو سمندروں کے بخارات شمال سے جنوب کی جانب پھیلتے جاتے اور سارے براعظم برف کے تودوں میں دب کر رہ جاتے — !!

۴۔ اسی طرح چاند اور زمین کے مابین اب جو فاصلہ ہے اگر یہ گھٹ کر صرف پچاس ہزار میل رہ جائے تو جوار بھاٹے میں مد کی کیفیت یہ ہو کہ ان میں دو مرتبہ تمام براعظم غرق آب ہو جائیں اور یہ عظیم الشان پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بہہ جائیں۔

۵۔ یا کرۂ ارضی کی ساری سطح اگر دس فٹ اور بلند ہوتی تو آکسیجن جس کے بغیر حیات ممکن نہیں موجود ہی نہ ہوتی۔

۶۔ یا سمندر کی تہ چند فٹ اور زیادہ عمیق ہوتی تو کاربن ڈائی آکسائڈ اور آکسیجن گیس اس میں جذب و تحلیل ہو جاتے اور نباتات کا وجود نابود ہو جاتا۔

۷۔ اسی طرح کرۂ ہوائی ذرا ہلکا پھلکا ہوتا تو کروڑوں شہابِ ثاقب جو اب خلا میں ہی جل بجھ کر راکھ ہو جاتے کرۂ ارض سے جگہ جگہ ٹکراتے اور ہر طرف شعلے بھڑکا دیتے —!!

یہ اور ایسی ہی بیسیوں مثالیں ہیں جن پر غور کرنے سے مبرہن ہوتا ہے کہ ——

"ہمارا کرۂ ارضی یوں ہی خود بخود یا اتفاق سے معرضِ وجود میں نہیں آگیا بلکہ ایک عظیم الشان منصوبہ اور انتظام کا نتیجہ ہے"

فرمایئے! سائنس دانوں کے اس طرح واضح اعتراف کے بعد بھی کائناتِ عالم کا نظم و ضبط واقعاتی رنگ میں خدا تعالےٰ کی ہستی کا زندہ اور ناقابلِ تردید واضح ثبوت نہیں —؟

الغرض ان سب اندرونی اور بیرونی شواہد سے یہ بات بپایۂ ثبوت کو پہنچی کہ خدا ہے اور ضرور ہے اسی کو قرآن مجید بطور دعویٰ کہتا ہے:

انّ اللّٰہ ھو الحقّ و انّ ما یدعون من دونہ الباطل

(لقمان آیت ۳۱)

اللہ کی ذات حق ہے اور وہی انسان کا خالق و مالک ہے۔ اسی نے سب کائنات کو وجود بخشا اور اُسی کو سب پر کامل تصرف حاصل ہے —— !! وھو المراد

(ب) خدا تعالیٰ کی معرفت کے ذرائع

اب ہم مضمون کے دوسرے حصّہ کی طرف آتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت دلائل کے ذریعہ ذہن نشین کر لینے کے بعد ایک انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ اچھا اعتقادی طور پر مان لیا "خدا" ہے لیکن اُس خدا کی واضح پہچان کیا ہے۔ یعنی وہ کون کونسی واضح علامتیں ہیں جن کو دیکھ کر ہم یقین کر لیں کہ ہمارا ہستی واحد و یگانہ خدا اور معبود برحق وہی ہے جس کے آستانہ پر ہم سب کو جھک جانا چاہیئے اور اُسی سے اپنا تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ اور وہی ہے جو ہر قسم کی طاقتوں کا مالک اور جامع جمیع صفاتِ کاملہ ہے۔

اس کا پہلا اور سیدھا سادا جواب تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقام ذاتی وراء الوراء کا ہے یعنی وہ چونکہ نور ہی نور ہے۔ اس لئے بہت ہی لطیف اور نہاں در نہاں ہے۔ اس کے باوجود وہ اپنی روشن صفات اور واضح تجلیات سے پہچانا جاتا ہے جیسے بجلی ہے۔ ایٹم کی زبردست توانائی اور طاقت ہے یہ سب لطیف چیزیں بھی تو نظر نہیں آتیں مگر اپنے اثرات سے پہچانی جاتی اور اپنی حقیقت کا پتہ دیتی ہیں ——

قرآن کریم نے خدا تعالیٰ کے اسی ذاتی مقام مخفی وراء الوراء اور نہاں در نہاں کو

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ

کے جامع الفاظ میں بیان کیا ہے جسے ہم خدا کا حسنِ ذاتی کہیں تو بجا ہے کیونکہ حُسن ہمیشہ پردوں میں ہی پُرکشش اور دلربا ہوتا ہے بے حجاب حُسن میں وہ دلربائی کہاں ؟ اگر خدا کا حُسن ذاتی ہمہ وقت بے حجاب رہتا تو نہ اُس کے لئے دلوں میں اس قدر تڑپ ہوتی اور نہ اُس کے دیدار کے لئے نگاہوں میں ایسی پیاس پائی جاتی —— !!

چونکہ روحِ انسانی فطرتی طور پر اُس کے وصال کے لئے تڑپتی ہے اور اُس کا دیدار کرنے کے لئے آنکھوں میں نہ بجھنے والی پیاس پائی جاتی ہے —— اس لئے جب کسی انسان کے دل میں اپنے خدا کی معرفت کے لئے غیر معمولی تڑپ اور جمالِ یار کے دیدار کے لئے اُس کی آنکھوں میں شدید پیاس پیدا ہو کر نقطۂ عروج کو پہنچتی ہے تو اسی وقت خدائے قدوس مُحسنِ حقیقی بن کر قرآنی الفاظ میں

وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

کا جلوہ خود دکھاتا اور چاہنے والوں کو جام وصل پلاتا ہے اور اپنے حُسن کے جلووں سے آنکھوں کو سرور اور تازگی بخشتا ہے اور اس کا عملی اظہار اُس زندگی بخش مکالمہ و مخاطبہ کے ذریعہ فرماتا ہے جس سے اپنے بندۂ ناچیز کو مشرف فرماتا ہے —— اس لئے

خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس کے گیان کے حصول کا سب سے مقدم اور پہلا ذریعہ خود خدا تعالیٰ کا اپنے متعلق

أَنَا الْمَوْجُود

کی گواہی دینا ہے —— !! یہ گواہی اس طرح پر ملتی ہے کہ معبودِ حقیقی اپنے بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اُس کا لذیذ کلام انسان کے دل کی غذا بن جاتا ہے جس سے اُسے ایسا قلبی سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ جیسے ایک دوست اپنے پاس بیٹھے دوست کی بات سُن کر تسلی پکڑتا اور تسکین حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ معرفتِ الٰہی کے اس پختہ اور یقینی ذریعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے عارفانہ

کلام میں بڑے ہی پائے کی بات بتائی اور فرمایا ؎

وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے
نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اُس کو نہ کچھ غور ہے
. . . .
اگر اُس کی طرف سے نہ آوے خبر
تو ہو جائے یہ راہ زیر و زبر
طلبگار ہو جائیں اُس کے تباہ
وہ مرجائیں دیکھیں اگر بند راہ
مگر کوئی معشوق ایسا نہیں
کہ عاشق سے رکھتا ہو بغض و کیں

فرماتے ہیں ؎

اگر وہ نہ بولے تو کیونکر کوئی
یقیں کر کے جانے کہ ہے مختفی

اس لئے کہ ؎

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے

واقعاتی تجربہ

چنانچہ واقعاتی تجربہ کی گواہی پیش کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذت اُٹھاتا ہے دل
کہ دلدار کی بات ہے اک غذا
مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا؟

پھر خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کے بارہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر فرماتے ہیں :-

"ہمارا حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔"

۰۔ دُعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے

۰۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں اُن کو بھی کثرتِ دُعا سے زندہ کر دیتا ہے یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے —— وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔" (نسیم دعوت صفحہ ...)

جب سے یہ دُنیا بنی اُس وقت سے یہ سلسلہ جاری ہے اور جب تک یہ کائنات رہے گی اور اس پر حضرت انسان آباد رہے گا۔ خدا کا یہ کریمانہ سلوک اُس کے ساتھ جاری رہے گا۔ ہر زمانہ کے نبی اور رسول کے ساتھ اُس نے کلام کی اور اپنی ہستی کا ثبوت خود

أَنَا الْمَوْجُود

کہہ کر پیش کیا۔ یہ سلسلہ کبھی بھی بند نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو شخص خدا کی معرفت اور گیان کا متمنی ہے وہ خدا کے ان پیاروں کے ساتھ وابستہ ہو جائے۔ اُن کی صحبت میں رہے، اُن کی باتیں سُنے تب اُسے بھی خدا کی معرفت نصیب ہو جائے گی۔

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تو صاف لفظوں میں فرمایا کہ

وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا

(نساء آیت ۱۶۵)

خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے خاص کلام کی۔

اور ... نے صاف فرمایا ہے کہ

ہما را سدا ...

ہمارا خالق ہمیشہ ہی اپنے بندوں سے کلام کرتا چلا آیا ہے۔

حتیٰ کہ حضرت بانی اسلام فخر موجودات سید ولد آدم حضرت پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خدا تعالیٰ کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا اس کی تو کوئی نظیر ہی نہیں تیس پاروں کا پیارا قرآن مجید سارے کا سارا اسی ہمکلامی کا واضح ثبوت ہے اس کی ایک ایک آیت ایک ایک لفظ اپنی صوری اور معنوی شکل میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت اور اس کی معرفت کا پختہ ذریعہ اور زندہ معجزہ ہے۔

خدا تعالیٰ کی معرفت کا دوسرا ذریعہ

مظاہر قدرت کا مشاہدہ و مطالعہ ہے —— !! یعنی کائناتِ عالم کی ایسی پُر حکمت اور منظم چیزوں کا بغور مشاہدہ کرنا کہ جن سے خدا تعالیٰ کے جلال۔ جبروت اور نمایاں قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ ان مظاہر کو خدا کے غیر کی طرف منسوب کرے۔ اور پھر اُن کے مشاہدہ و مطالعہ سے واضح طور پر خدا کی معرفت اور اُس کا گیان حاصل ہوتا ہے —— ! چنانچہ قرآن کریم بڑے ہی پُر حکمت پیرایہ میں اہلِ دانش کو زمین و آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے پیدا ہونے کے بارہ میں کھینچ کر بندوں کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(آل عمران آیت ۱۹۰ تا ۱۹۲)

سورۃ آل عمران کی ان تینوں آیات میں اہلِ دانش کو آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات اور دن کے آگے پیچھے تسلسل کے ساتھ چلے آنے پر غور اور تدبر کی نگاہ ڈالنے کی دعوت دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ جو عقلمند بھی قدرتِ حق کے سب مظاہر پر کھڑے بیٹھے اور لیٹے کسی پہلو سے بھی نظر فکر ڈالتا ہے اُسے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس کارخانۂ عالم کا کوئی کام نہ تو بے مقصد ہے اور نہ ہی خود بخود چل رہا ہے بلکہ اس کے پیچھے ایک مدبرِ حقیقی اور صاحبِ قدرت اور جبروت کا زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے۔

ایک اور مقام پر قرآن کریم مختلف انواع مظاہر قدرت پیش کر کے خدا تعالیٰ کی ذات سے بڑے ہی واضح رنگ میں تعارف کراتے ہوئے کہتا ہے :-

اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

(الرعد آیت ۳ تا ۵)

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ایسے ستونوں کے بلند کیا ہے جو تمہیں نظر آئیں پھر وہ عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو اس نے تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے ہر ستارہ ایک معین میعاد تک اپنی گردش کے مطابق چل رہا ہے اور ہر ایک امر کا انتظام کرتا ہے اور اپنی قدرت کے نشانات کو اس طور سے کھول کر ظاہر کرتا ہے کہ تم لوگ اپنے رب سے ملنے کا یقین کر لو۔ دیکھو وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور ...

اس میں مضبوطی سے گڑے ہوئے پہاڑ اور دریا بنائے۔ پھر ہر قسم کے پھل اور پھلوں میں بھی نر و مادہ کا سلسلہ چلایا۔ پھر قابلِ کاشت زمین کو دیکھو تو بظاہر ایک ہی طرح کی دکھائی دیتی ہے لیکن اس کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ زمین میں ایک دوسرے کے پاس پاس کئی اقسام کے قطعات ہیں۔ ہر قطعہ کی خاصیت اور پیداوار جدا جدا ہے۔ پھر زمین تو ایک ہی قسم کی ہوتی ہے لیکن اس میں پیدا ہونے والے پھلوں کی قسمیں جدا جدا ذائقے الگ الگ ہوتے ہیں۔ سب پھلدار درختوں اور پودوں کو ایک ہی طرح کا پانی سیراب کر رہا ہوتا ہے۔ مگر خدا کی قدرت سے ہر پھل کی شکل و صورت رنگ و بو اور ذائقہ اور لطافت جدا جدا ہے یہ سب باتیں ایسی ہیں جن پر اہل دانش جب تدبر کی نظر ڈالیں تو ایک ایک چیز خدا کی معرفت کا نہایت درجہ روشن ذریعہ اور منہ بولتی تصویر ہے۔

اب مذکورہ مظاہر قدرت میں سے ایک ایک کو لے کر ان کی منفردانہ شان اور کیفیت پر غور کریں سب سے پہلے آسمانوں کا بغیر ایسے ستونوں کے جنہیں انسان دیکھ سکیں بنایا جانا ——— یہ وہی کشش ثقل کے ستون ہیں۔ جو ہیں تو ضرور مگر نظر نہیں آتے اور آج کی سائنس نے تو تمام اجرامِ فلکی کی اپنی اپنی کشش اور ہر کرہ کی اپنی گردشِ مخصوصہ کو معلوم نظامِ شمسی کے قیام اور بقاء کا ذریعہ تسلیم کیا ہے جس کے لئے ایسی پُرحکمت صنعت جس کے رازہائے سربستہ کی کسی ایک جزو کو معلوم کرنے کے لئے سائنس اور ٹیکنالوجی کو کس قدر مغز سوزی اور صرفہ کرنا پڑا۔ کیا بلحاظ وقت کے اور کیا بلحاظ دولت کے ۔ اصل بات وہی ہے جس کو قرآن نے بڑے ہی جامع اور مختصر الفاظ میں بتا دیا ہے کہ ان سب بلندیوں کو اپنی اپنی جگہ پر قدرتِ حق نے ہی روک رکھا ہے۔ اور ان کو ایسے ستونوں سے سہارا مل رہا ہے۔ جن کو انسانی آنکھ تو دیکھ نہیں سکتی۔ البتہ تحقیق نے اس کو تسلیم کر لیا ہے۔

ان مظاہر قدرت کا مشاہدہ و مطالعہ

مظاہر قدرت کا مشاہدہ و مطالعہ کرنے کے نتیجہ میں خدا کی جو معرفت حاصل ہوتی ہے اس ضمن میں اجرامِ فلکی پر خدا کے زبردست کنٹرول کی بات بھی خاص طور پر قابلِ غور ہے سورۃ یٰسین میں اجرامِ فلکی پر خدا تعالیٰ کے تصرفِ تام اور حاکمیتِ اعلیٰ کا پُرراز معرفت استدلال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ۝

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ۝

(آیت نمبر ۳۹ تا ۴۱)

فرماتا ہے:۔

سورج کو دیکھو وہ ہے کہ ایک مقررہ مقام کی طرف چلا جا رہا ہے اس کی یہ حرکت رفتار و سمت سب کچھ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے۔ اسی طرح چاند کو دیکھو ہم نے اس کے لئے بھی منزلیں مقرر کر چھوڑی ہیں۔ یہاں تک کہ ان منزلوں پر وہ چلتے چلتے ایک ایسے وقت میں آکر زمین والوں کو اس طرح نظر آنے لگتا ہے جیسے کوئی خمدار پرانی شاخ ہو۔

ان سب اجرامِ فلکی پر خدا کے زبردست کنٹرول کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورہ میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو تمام نظامِ شمسی تباہ ہو جائے) اور نہ رات کو یعنی چاند کو طاقت ہے کہ وہ سابقت کرتے ہوئے دن کو (یعنی سورج کو) پکڑ لے —— بلکہ یہ سب کے سب اجرامِ فلکی اپنے اپنے مقررہ راستوں پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔

یہی وہ زبردست دلیل ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود بادشاہ کے سامنے اس وقت پیش کی جب اس نے خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے یہ بڑ ہانکی کہ میں بھی مارنے اور زندہ کرنے کے اختیارات رکھتا ہوں۔ چنانچہ اس کے اس احمقانہ دعویٰ کے کھوکھلا پن کو ظاہر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چیلنج دیا کہ:۔

فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

(البقرہ آیت نمبر ۲۵۹)

اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو تو پھر اجرامِ فلکی پر اپنے تصرف کا عملی ثبوت اس طرح پیش کر کے دکھا دو کہ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو!! فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔ منکرِ خدا مبہوت ہو کر بغلیں جھانکنے لگا ——!!

یہ تو ہوا اجرامِ فلکی پر خدا کے زبردست کنٹرول اور تصرفِ تام کا کچھ ذکر

مظاہر قدرت کا ایک نمایاں پہلو اجرامِ فلکی کی تاثیرات کرۂ ارضی پر

اب اس کے ساتھ ساتھ ذرا کی

قدرتِ عجیبہ کے نتیجہ میں سورج چاند ستارے جملہ اجرامِ فلکی جو اپنی مخصوص تاثیرات کرۂ ارض پر اور یہاں کی مخلوق پر ڈالتے ہیں بجائے خود رازہائے سربستہ کا خزانہ ہے اور خدا کی معرفت کا ایک روشن ذریعہ۔

بطور مثال حال کے سائنسدانوں کے اس اعلان پر غور کر لیں کہ اس زمانہ میں جو دنیا میں شرحِ پیدائش بڑھ گئی ہے خود انسانوں کی ہو یا حیوانوں کی یا زرعی ترقی کے رنگ میں تو سائنس دانوں کے نزدیک یہ بات بعض ایسے سیارے کی شعاؤں کا نتیجہ ہے جو حال ہی میں ہماری زمین تک پہنچی ہیں ——!!

اسی طرح چاندنی راتوں میں سمندر کے اندر جوار بھاٹے کا آنا چاند ہی کی کشش کا مظہر ہے۔ اور پھلوں میں مٹھاس کی تاثیر اسی امر کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح سورج کی شعاعیں زرعی نظام پر جس رنگ میں اثر انداز ہوتی ہیں جراثیم کش ہونے کے لحاظ سے اس کی دھوپ اور تپش وغیرہ سب کی تفصیل ایک ایک وسیع مضمون اپنے اندر رکھتا ہے۔

پھر زمین کی سطح کو دیکھیں تو عجائباتِ قدرت کا الگ ایک دفتر کھلا ہے جانداروں کی خوراک رہائش سکھ چین سے لے کر آفات و مصائب کی تباہ کاریوں تک کون سی بات خدا کی قدرتِ عجیبہ اور اس کے جلال و جبروت کی مظہر نہیں ایک زیرک انسان جب ان سب مظاہر قدرت پر مجموعی نظر ڈالتا ہے

تو وہ خدا جو اگرچہ اپنے ذاتی مقام کے لحاظ سے وراء الوراء اور نہاں در نہاں بہت ہی پوشیدہ ہے اپنی ایسی ہی کرشمہ سازیوں کے جلوہ میں نمایاں ہو کر سامنے آ جاتا ہے اور اس کی معرفت اس طور سے حاصل ہو جاتی ہے کہ کسی طرح کا شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی

چنانچہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اپنے ذاتی عارفانہ مشاہدہ و مطالعہ پر بنیاد رکھتے ہوئے اس نکتہ معرفت کو اپنے ان اشعار میں واضح کیا ہے حضور فرماتے ہیں:۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا

خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

(باقی)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کیلئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھوبنیشور ان دنوں مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح بوجہ پیرانہ سالی بھی بے حد کمزور ہو چکے ہیں۔ نیز مکرم برادرم مولوی سید عبد السلام صاحب نائب صدر جماعت بھی بوجہ PILES بیمار ہیں اور کمزور بھی ہو گئے بزرگان کرام اور احبابِ جماعت سے ہر دو کی صحتِ کاملہ عاجلہ نیز کام کرنے والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید شاہد احمد سونگڑہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

(۲) میرے والد محترم عبد الجبار صاحب عرصہ تین ماہ سے علیل ہیں تمام بزرگانِ جماعت سے صحتِ کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: شاہد احمد محلہ اگروامونی ہری۔ چمپارن (بہار)

رپورٹ آگرہ کانفرنس (بقیہ صفحہ اوّل)

چودہ سو سال پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا تھا اور پریم و محبت کی تعلیم دی تھی۔ موجودہ زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضور علیہ السلام نے بھی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان اسلامی بلند اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا اور پریم و محبت کی تعلیم دی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی کے متعدد واقعات دلنشین انداز میں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس زمانہ میں خدا کی توحید نیز امن و سکون کے قیام کے لئے آپؑ نے عظیم الشان کام سر انجام دیئے۔

ازاں بعد مسٹر گنیش جی آریہ نوجوان مقرر نے جلسہ کی کارروائی سے متاثر ہو کر بہت اچھے جذبات کا اظہار کیا اور بتایا کہ انسان میں نیکی پیدا کرنے کے لئے اس قسم کی کانفرنسیں ہی کارگر ہو سکتی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ہمیں ایک راستہ بتایا ہے اس سے ہمیں فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے عنوان پر ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آگرہ شہر کے تقریباً تمام گرجوں میں جا کر اور متعدد پادریوں حتیٰ کہ بشپ صاحب تک پہنچ کر کوشش کی گئی کہ کوئی عیسائی پادری ہمارے اس پُرامن اجلاس میں تشریف لا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی پر روشنی ڈالے افسوس کہ سب نے ہی معذرت کی اس لئے اسلامی نقطۂ نگاہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے بارہ میں مَیں کچھ بیان کروں گا۔ بے شک ہم مسیحؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں مانتے لیکن خدا تعالیٰ کا پاکباز نبی اور رسول ضرور یقین کرتے ہیں۔ موصوف نے قرآن کریم کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اُتارے جانے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بنیاد پر یہ عظیم الشان انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح ناصریؑ صلیب سے زندہ اُتارے جانے کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کر آئے اور وہیں طبعی موت سے فوت ہوئے۔

صدارتی تقریر میں جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے قرآن کریم کی آیات قد افلح من زکّٰھا و ذکر اسم ربہ فصلّٰی پیش کر کے بتایا کہ اگر انسان حقیقی امن حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے اور خدا تعالیٰ کو یاد کرے۔

حقیقی امن کے حصول کے لئے جملہ انبیاء نے بھی یہی نسخہ بتایا ہے جیسا کہ آپ حضرات نے آج کی تقاریر میں سنا ہے۔

آخر میں صدر مجلس استقبالیہ نے جلسہ میں شرکت کرنے والے تمام حاضرین و مقررین و حکام شہر اور معاونین کانفرنس سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے صدر جلسہ کی اجازت سے کانفرنس کے پہلے دن کے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۷ جون ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب حسب پروگرام ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مولینا شریف احمد صاحب امینی، منعقد ہوا۔ خاکسار کی تلاوت اور مکرم ظہیر احمد صاحب امروہی کی نظم کے بعد صدر مجلس استقبالیہ نے اتر پردیش کی تمام جماعتوں کو سالانہ دسویں کانفرنس کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے بتایا کہ لگاتار سالانہ کانفرنسوں کا انعقاد جماعت کے بلند عزم، ہمت اور اس کی ترقی کی علامت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مختلف قسم کی قربانیاں کر کے احباب کرام ہر سال کانفرنس کو کامیاب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور مقاصد عالیہ میں کامیابی حاصل کرنے کا یہی ایک بہترین ذریعہ ہے۔ بعدہٗ بعض تربیتی امور کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی اور آئندہ سال کی کانفرنس کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور طے پایا کہ آئندہ سال کی کانفرنس کا فیصلہ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہوگا۔ ونشاء اللہ تعالےٰ

اسی تربیتی اجلاس میں کانفرنس میں شرکت کرنے والے احباب کا باہم تعارف کروایا گیا اور بعد دُعا یہ اجلاس برخواست ہُوا

کانفرنس کا دوسرا اجلاس

کانفرنس کے دوسرے روز مورخہ ۷ جون کو ٹھیک ۶ بجے شام کانفرنس کے دوسرے اجلاس کی کارروائی اجل بھون میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب شروع کی گئی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ظہیر احمد صاحب امروہی نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔

بعدہٗ شری دیورت دھو سابق اسٹیٹ منسٹر صوبہ اتر پردیش نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ مختلف مذاہب کے ساتھ لوگ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق تعلق رکھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذہب انسانیت سکھاتا ہے بشرطیکہ مذہب کے اصولوں کو انسان سمجھے اور ان پر عمل کرے۔ جماعت احمدیہ نے ہندو اور دیگر مذاہب کا جلسہ منا کر ہر مذہب اور مذہب سے تعلق رکھنے والوں کو محبت و پیار، اتفاق و اتحاد کا ایک راستہ دکھایا ہمیں اس رستہ پر چل کر باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

بعدہٗ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اپنی تقریر بعنوان "دور حاضر میں سائنس کی ترقی اور اسلام" نہایت ہی علمی پیرایہ میں بیان فرمائی۔ اور قرآن کریم کی آیات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور دور حاضر میں سائنس کی ترقی میں تطبیق دے کر اس مضمون پر اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔ جو علمی طبقہ میں بہت پسند کی گئی۔

آپ کی عالمانہ تقریر کے بعد راجستھان کے ایک غیر مسلم دوست نے جلسہ کی کارروائی سے متاثر ہو کر چند منٹ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی ان مساعی کی تعریف کی اور یہ بھی کہا کہ اُردو زبان میں یہ جو نہایت اچھے قطعات لکھے ہوئے ہیں اگر ہندی رسم الخط میں بھی لکھوائے جائیں تو ہندی جاننے والا طبقہ بھی ان سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ بلکہ ہندوستان کی تمام زبانوں میں احمدیہ لٹریچر شائع ہو کر بڑی کثرت سے تقسیم ہونا چاہیئے تاکہ لوگ جلد از جلد حقیقت کو پا سکیں۔

ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ مختلف قسم کی غلط فہمیاں ہمارے متعلق مخالفین کی طرف سے پھیلائی جاتی ہیں مثلاً یہ کہ احمدیوں کا کلمہ دوسرا ہے۔ قرآن الگ ہے یا یہ کہ ان کا قبلہ الگ ہے۔ یہ لوگ ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتے وغیرہ۔ یہ سب بدترین جھوٹ اور اتہام ہے۔ باقی رہا کسی کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا سوال تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر انسان کا مذہب وہی ہوتا ہے جو وہ خود بیان کرے۔ لہٰذا ہمیں کسی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں فاضل مقرر نے احسن رنگ میں وضاحت کے ساتھ اپنے اس مضمون کو بیان کیا جس کو ذی علم حضرات نے بہت پسند کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد عزیزم عبدالخالق ملکانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔

نظم خوانی کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے مختلف مذاہب کی مقدس کتب سے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت میں متعدد پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بڑے ہی دلنشین رنگ میں اپنا مضمون بیان فرمایا جسے احباب نے بہت پسند کیا۔

مولوی صاحب موصوف کے بعد محترم مولانا عبدالحق صاحب فضل صدر مجلس استقبالیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان کے تحت تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں حاضرین جلسہ کو خوشخبری سناتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آج آٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ علیٰ ذالک (احباب جماعت سے ان نو مبائعین کی ثابت قدمی اور دینی و دُنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے) موصوف نے مدلّل رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو قرآن کریم کی آیت لو تقوّل علینا بعض الاقاویل ـــ الآیۃ کی روشنی میں ثابت کیا اور اہالیان آگرہ کو غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے امام الزمان کی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دی۔

سردار بدھ سنگھ جی سیٹھی جنہوں نے پہلے دن کے اجلاس میں حضرت گورو نانک جی رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ زندگی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا وہ جلسہ کی کارروائی سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ان سے رہا نہ گیا اور انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے چند منٹوں کا مطالبہ کیا چنانچہ انہیں دو منٹ دیئے گئے۔ موصوف نے اسلامی تعلیمات کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اگر کوئی جماعت قابل تعظیم ہے تو وہ یہی جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ آپ نے بتایا کہ الٰہی جماعتوں کی ہمیشہ ہی مخالفت ہوتی رہی ہے مگر خدا ان کی حفاظت کرتا رہا ہے اسی طرح آج جماعت احمدیہ کی بھی مخالفت ہو رہی ہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کی حفاظت کر رہا ہے اور یہ جماعت ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

آخر میں صدر مجلس استقبالیہ نے بعض اعلانات کئے اور حکام شہر، حاضرین اور مقررین کرام۔ ہندی، اُردو و انگریزی پریسوں اور معاونین کانفرنس کا جماعت احمدیہ اتر پردیش کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ صدر جلسہ جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی اور اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

موسم میں معجزانہ تبدیلی

آگرہ کی شدید گرمی مشہور ہی ہے بالخصوص ماہ جون کی گرمی۔ ہم لوگ جب آگرہ پہنچے تو گرمی شدت کی پڑ رہی تھی اور ہم لوگ سوچتے تھے کہ شب کی ... کی ہوا بھی سخت گرم ہو کر انسان کی بے چینی کا باعث بن رہی ہے تو ہمارے اجلاسات اس شدید گرمی میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب جماعت کی دُعاؤں کے نتیجہ میں

اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل فرمایا اور عین وقت پر موسم میں معجزانہ تبدیلی فرمائی۔ وہ اس طرح کہ ۱۴ جون کی درمیانی شب کو بارش ہوتی رہی اور ۱۴ جون کا پورا دن مطلع ابر آلود رہا اور گرمی کی شدت کم ہوگئی اور ٹھنڈی ہوائیں چلتی رہیں۔ دونوں روز کے اجلاسات نہایت ہی اطمینان کے ساتھ ٹھنڈی فضاء میں منعقد ہوئے اور حاضرین جن میں بہت بڑی تعداد غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی تھی بڑی دلجمعی کے ساتھ اجلاسات کی کارروائی سماعت فرماتے رہے۔

17 جون 1976

اتر پردیش و راجستھان سے احمدی احباب کی شرکت

صفحہ 8

اس کانفرنس کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اتر پردیش میں منعقد ہونے والی گذشتہ تمام کانفرنسوں کی نسبت اس میں بکثرت احباب جماعت اور مستورات نے شرکت کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل جماعتوں سے کثیر تعداد میں افراد جماعت تشریف لائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ سانگرہ۔ صالح نگر۔ امروہہ۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ جھانسی۔ راٹھ مودہا۔ میرٹھ۔ مین پوری۔

ہر دو اجلاسوں میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کے علاوہ غیر احمدی و غیر مسلم احباب بھی کثیر تعداد میں شرکت کرتے رہے۔ اجل بھون کا ہال پورا بھرا ہوا تھا اور ہال کے باہر بھی سامعین کا اچھا خاصہ ہجوم دکھائی دیتا

کانفرنس کی تشہیر

کانفرنس کی تشہیر کے لئے کثیر تعداد میں ہندی اور اردو پوسٹر اور ہینڈ بل شائع کر کے آگرہ و بیرون آگرہ نیز اتر پردیش کی جماعتوں میں بھجوا کے تقسیم کئے گئے۔ بالخصوص آگرہ شہر کے تقریباً ہر حصہ میں پوسٹر چسپاں کئے گئے۔ ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ اور تار کئی مقامات میں جاکر

ہینڈ بلز کے علاوہ سلسلہ کا لٹریچر کثیر تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ سرکاری اعلیٰ افسران و معززین شہر کو دعوتی کارڈ بھجوائے گئے۔ علاوہ ازیں مقامی و بیرونی اردو و ہندی تمام اخبارات اور نیوز ایجنسیوں کے ذریعہ سے اندرون و بیرون صوبہ اتر پردیش میں کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ کانفرنس کے انعقاد سے قبل بھی اور معاً بعد بھی متعدد اردو ہندی اور انگریزی اخبارات نے کانفرنس کی خبریں شائع کیں۔ اور جماعت احمدیہ کی کارروائیوں اور پروگرام کی سراہنا کی۔

انتظامات کے سلسلہ میں احباب جماعت کا تعاون

کانفرنس کے انتظامات کے سلسلہ میں مقامی دوستوں میں محترم ملک ضمیر الاسلام صاحب مع اہل و عیال۔ محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل کے اقرباء محترم محمد اسلم صاحب و محترم نظام الدین صاحب اسی طرح محترم منور خان صاحب صالح نگر۔ محترم عزیز احمد خان صاحب صالح نگر۔ محترم شان محمد صاحب۔ محترم ریاض احمد صاحب۔ محترم برکت اللہ صاحب۔ محترم بہادر خان صاحب سانگرہ۔ محترم نور الدین صاحب آف میرٹھ۔ محترم افتخار محمد صاحب راٹھ محترم محمد حنیف صاحب کانپور اور مقامی خدام اور اتر پردیش کی دیگر جماعتوں سے آنے والے خدام و انصار نے پورا پورا تعاون دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

مکرم و محترم ملک ضمیر الاسلام صاحب نے بھرپور تعاون دیتے ہوئے اس بات کے لئے تیار بلکہ اپنی اعلانیہ خواہش کا اظہر کیا کہ جو بھی احمدی دوست آگرہ تشریف لائیں وہ ان کے مکان (مکان نمبر ۵ تلیہ جوشیانی موتی کٹرہ آگرہ) پر ضرور تشریف لائیں۔ انہیں ہر طرح کی سہولیات میسر ہوں گی۔ ان سے؟

اعلیٰ افسران کی اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے گھر کے باہر سے گمراہ... دار التبلیغ قائم ہو ——— احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آگرہ کانفرنس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور سعید روحوں کو آغوش احمدیت میں آنے کی توفیق بخشے ——— آمین۔

شادی کی تقریب

مکرم مبشر احمد صاحب فضل آف یادگیر کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ ۲۵ مئی کو عمل میں آئی۔ پروگرام کے مطابق برات یادگیر سے شولاپور گئی۔ محترم مولانا بشیر احمد صاحب امینی اور خاکسار بھی برات کے ہمراہ گئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا صاحب نے اسلامی نکاح اور حقوق زوجین وغیرہ امور پر روشنی ڈالی اور اجتماعی دعا کروائی۔ عزیز موصوف کے نکاح کا اعلان گذشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر ہو چکا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم خلیل احمد صاحب برادر نسبتی مکرم مبشر احمد صاحب فضل نے مبلغ ۵/ روپیہ اعانت بدر میں اور ۵/ روپیہ درویش فنڈ میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار: منظور احمد مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

افسوس! مولانا فارقلیط صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؁

روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۱۴ جون سے اس افسوسناک خبر کا علم ہوا کہ مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط سابق چیف ایڈیٹر اخبار الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۳ جون کو بعمر ۷۶ سال وفات پاگئے اناللہ وانا الیہ راجعون ؁ مولانا مرحوم ایک شریف النفس بلند پایہ صحافی اور جید عالم تھے۔ اپنے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا غیر معمولی درد رکھنے والے بزرگ تھے۔ اخبار الجمعیۃ میں آپ کے ایڈیٹوریل گویا اخبار کی جان ہوتے جو بڑے ہی وقیع قابل قدر اور قابل مطالعہ ہوتے۔ راقم الحروف نے برسوں ان کا مطالعہ کیا اور ان سے بہت کچھ حاصل کیا فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ احمدیت سے عقیدۃً اختلاف کے باوجود جماعت کی اسلامی خدمات کی دل سے قدر کرتے۔ بالخصوص احمدی مبلغین کے ذریعہ غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کی خدمات کا تو ہر موقعہ پر نہ صرف اعتراف فرماتے رہے بلکہ جب کبھی موقعہ ملا تو بڑے ہی اثر انگیز الفاظ میں ان کا ذکر کرتے اور عامۃ المسلمین کو بالعموم اور دینی جماعتوں کو بالخصوص غیرت دلانے والے الفاظ کے ساتھ راہ تبلیغ میں احمدیوں کی سرفروشانہ مساعی کا ذکر فرماتے۔

آپ کی ذاتی شرافت و نجابت اور وسیع نظری کا یہ عالم تھا کہ ۱۹۷۴ء میں جب پاکستان میں احمدیت کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھا تب آپ ان دنوں اخبار الجمعیۃ کی ادارت سے ریٹائر ہوچکے تھے پھر بھی اس فتنہ کو بھانپتے ہوئے آپ نے اخبار نئی دنیا میں ایک جامع نوٹ لکھا جس میں آپ نے ہندوستانی مسلمانوں کو اس عظیم بین الاقوامی فتنہ سے اپنے دامن کو بچائے رکھنے کی ترغیب دی۔ ان ہی دنوں احمدیوں پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کی خبریں سن کر آپ نے اپنے ایک نجی خط میں اپنے دکھ اور قلبی احساسات کا تذکرہ بھی کیا۔ اور واضح کیا کہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے جس کا نشانہ احمدیوں کو بنایا گیا ہے۔ آپ نے احمدیوں کی تکفیر سے ہمیشہ ہی اپنے دامن کو محفوظ رکھا اور اس پر قائم رہے

آپ کے دل میں اس بات کی بڑی تڑپ تھی کہ مسلمان اپنی اصلاح کریں اور کام کے مسلمان بن جائیں۔ اس کے لئے آپ نے متعدد بار پُرمغز نوٹ لکھے مگر افسوس کہ آپ کی سب باتیں مسلمانوں نے بہرے کانوں سنیں!

بہرحال محترم مرحوم کی شخصیت ایسی نہیں جسے کسی صورت میں بھی فراموش کیا جائے آپ ایک بلند پایہ صحافی اور جید عالم ہونے کے ناطے اپنی بہترین یادگاریں چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کی وفات پر ادارہ بدر جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کے جملہ متعلقین سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو مرحوم کا بہتر جانشین بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

اخبار قادیان

● مورخہ ۲۶ مئی کو مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ نام مبارکہ قدسیہ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ کے نیک اور قرۃ العین بننے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

● محترم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر درویش تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طبیعت گذشتہ دنوں اعصابی کمزوری کی وجہ سے بہت خراب ہوگئی تھی اور بلڈ پریشر کافی ہو گیا تھا اب قدرے افاقہ ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

● مورخہ ۹ جون کو ہائر سیکنڈری کا نتیجہ نکلا۔ آٹھ احمدی بچے اس میں شامل ہوئے تھے جن میں سے پانچ کامیاب ہوئے۔ دو کمپارٹمنٹ میں آئے اور ایک کا ریزلٹ لیٹ ہے۔ مکرم محمد الیاس صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کا لڑکا عزیزم محسن مظفر اپنے سکول میں سیکنڈ آیا جبکہ اپنی کلاس میں (سائنس گروپ میں) فرسٹ پوزیشن حاصل کی

● مورخہ ۱۱ جون کو بی اے فرسٹ ایئر کا نتیجہ نکلا جس میں ایک بچہ عزیزم بشیر احمد ابن مکرم احمد حسین صاحب درویش شامل ہوا اور کالج میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ اسی امتحان میں ۹ احمدی بچیاں شامل ہوئیں جن میں سے چھ کامیاب ہوئیں اور تین کمپارٹمنٹ میں آئیں۔ عزیزہ بشریٰ بیگم بنت مکرم احمد حسین صاحب درویش نے اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کی کامیابیاں مبارک کرے۔

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یومِ خلافت

۱۔ لجنہ اماء اللہ مدراس

لجنہ اماء اللہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۷۶ء بروز اتوار شام کے ۵ بجے مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کے مکان پر محترمہ النصریٰ بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسارہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم محمود کی آمین یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے برکات خلافت پر مضمون سنایا۔ عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے تامل زبان میں مضمون سنایا۔ جس میں خلافت ثانیہ کے عہد سے متعلق فتلف برکات کا ذکر تھا۔ اس کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت کرنے کے بعد تینوں خلافتوں کی برکات بیان کیں۔ اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کے فضائل پر پُر اثر رنگ میں روشنی ڈالی۔

چوتھے نمبر پر عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد قائم شدہ خلافتوں کی برکات اور فضائل پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد عزیزہ نیاز سلطانہ بنت مکرم محمد احمد اللہ صاحب نے خلافت کی غرض وغایت بیان کی عزیزہ قدسیہ صادقہ بنت مکرم محمد عبدالعزیز صاحب نے دور خلافت کی برکات کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ غوثیہ بیگم نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خلافت قیام امن کے لئے اور قیام دین کے لئے ایک زبردست ستون ہے۔

آخر میں خاکسارہ نے خلافت کی اہمیت اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے اس سلسلہ میں مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد ہمارے مولوی صاحب نے برعایت پردہ پہلے اردو میں اور پھر تامل میں تقریر کرتے ہوئے خلافت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ آپ نے ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خلافت کے نظام سلسلہ کے ساتھ پوری وابستگی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ازاں بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر نے مخاطب کرتے ہوئے خلافت کی مختلف برکات اور خصوصًا جماعت احمدیہ مدراس کی روز افزوں ترقی کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اجلاس کے اختتام پر اہل خانہ مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم کی طرف سے پُر تکلف عصرانہ دیا گیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آخر میں دعا ہے کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ تا دمِ حیات خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسارہ۔ عزیزہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مدراس۔

۲۔ جماعت احمدیہ پونچھ

مورخہ ۲۷ مئی بروز جمعرات بعد نماز عشاء احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس ضلعی مبلغ نے سرانجام دئے۔ تلاوت ونظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم نثار احمد صاحب اختر نے مقام خلافت سے متعلق تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم محمد داؤد صاحب تبسم نے خلافت کی اہمیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ ازاں بعد خاکسار منور احمد تنویر نے خلافت کا روحانی نظام اور ہماری ذمہ داریوں سے متعلق اختصار سے بیان کیا۔ آخر میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے خلافت کی برکات پر دلنشین رنگ میں روشنی ڈالی اور خلافت حقہ احمدیہ کو ماننے والی جماعت کی قربانیاں اور تبلیغی وسعت کا ذکر کیا۔

آخر میں دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ منور احمد تنویر پونچھ

۳۔ کیرنگ

مورخہ ۲۸ مئی بعد نماز مغرب مکرم عبدالمطلب خاں صاحب کی صدارت میں ۷½ بجے مسجد احمدیہ کے صحن میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم فضل الرحمٰن خاں صاحب حوالدار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ہمدم صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

اس کے بعد پہلی تقریر مکرم لیسین خاں صاحب معلم مدرسہ احمدیہ کیرنگ نے اطاعت خلافت کے موضوع پر تقریر کی بعدہٗ مکرم شمس الحق خاں صاحب معلم وقف جدید نے تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے خلافت کی اہمیت وضرورت پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ میں خلافت کے استحکام کا ذکر کیا۔

آخر میں دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ ۹½ بجے اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ انیس الرحمٰن خاں سیکرٹری کیرنگ۔

17 JUN 1976

۴۔ ارکھ پٹنہ

مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۶ء کو جلسہ یوم خلافت مسجد احمدیہ ارکھ پٹنہ و دار التبلیغ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم منشی جبرائیل خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ارکھ پٹنہ منایا گیا۔ بجلی کا اچھا انتظام تھا مستورات بھی پردہ کی رعایت سے دار التبلیغ میں جمع ہو گئیں۔ حسب پروگرام عزیزم عبدالباری خان صاحب مکرم ایجاب الحق خانصاحب میاں تبارک علی خانصاحب مکرم سید مظہر الدین صاحب مکرم ضمیر خانصاحب نے بعد تلاوت قرآن مجید ونظم خوانی کے بعد دیگرے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ میاں سید مظہر الدین نے علاوہ تقریر کے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ وحضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات اخبار بدر سے پڑھ کر سنائے۔ الحمد للہ رات تقریبًا دس بجے بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار۔ سید مبشر الدین احمد معلم وقف جدید ارکھ پٹنہ

۵۔ پینگاڈی

مورخہ ۲۸ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کے وسیع ہال میں مکرم ایم ابراہیم صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم پی۔ وی عبداللہ صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعدہٗ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم این کنجی احمد صاحب، مکرم ایس وی زین الدین صاحب اور خاکسار اور مکرم پی محمد صاحب نے خلافت کی ضرورت و اہمیت اور برکات وغیرہ موضوعات پر تقریریں کیں۔

آخر میں صدر صاحب نے اختتامی تقریر کی اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ عبد القادر سیکرٹری تبلیغ پینگاڈی۔

۶۔ سورو

۲۹ مئی بروز ہفتہ زیر صدارت مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ ۸½ بجے شب جلسہ یوم خلافت احمدیہ مسجد سورو میں منعقد ہوا۔ عزیزم مسعود احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم مختار حسین صاحب بی۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ سورو مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بی۔ اے ہر دو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام درثمین سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھکر سنایا۔ خلافت عالم اسلام کے لئے اتحاد کا واحد ذریعہ کے مضمون کو مکرم مختار حسین صاحب نے پڑھکر سنایا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام اور اس کا پس منظر کے موضوع پر تقریر کی بعد ازاں مکرم سید سلام الدین صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ سورو نے خلافت راشدہ کے بعد عالم اسلام کی حالت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے موضوع پر تقریر کی۔ عزیزم شیخ جہانگیر نے ایک اڑیہ نظم سنائی اور صدارتی تقریر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور جلسہ ختم پذیر ہوا۔

خاکسار۔ عبدالستار خاں سیکرٹری سورو

۷۔ کٹک

جماعت احمدیہ کٹک میں جلسہ یوم خلافت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کٹک کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی بعدہٗ پانچ تقاریر ہوئیں۔ مکرم مولوی عبدالرب صاحب نے خلافت کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اہم تقریر پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولوی سید محمود احمد صاحب منیر نے خلافت کی ضرورت پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے سلسلہ میں تقریر کی۔ مکرم سید کلیم احمد صاحب .B.A اسٹوڈنٹ نے خلافت کے فوائد پر تقریر کی۔

بعدہٗ محترم مولوی غلام مصطفٰے صاحب نے نظام خلافت کے بارہ میں پُر مغز تقریر کی۔ آخر میں عزیزم سید سلیم احمد صاحب نے خلافت احمدیہ اور ہماری ذمہ داری پر تقریر کی۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے خلافت کے سلسلہ میں ایک مبسوط تقریر کی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار۔ سید فضل عمر انچارج مبلغ کٹک۔

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کی رپورٹیں بھی موصول ہوئی ہیں بعدم گنجائش اشاعت سے معذرت ہے۔

۱۔ جماعت احمدیہ کیالور۔ ۲۔ مونگھیر۔ ۳۔ ناصر آباد کشمیر۔ ۴۔ کورا (ایڈیٹر بدر)

مختلف مقامات پر تربیتی و تبلیغی جلسے

۱- جماعت احمدیہ یادگیر

۱- مورخہ ۱۶ مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام محلہ کالا چبوترہ میں ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نظم خوانی سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل مبلغ ہبلی حال مقیم یادگیر نے "اسلام اور توحید خالص" کے موضوع پر پُر مغز تقریر فرمائی۔ دوسری تقریر خاکسار نے "شرک سے اجتناب" کے عنوان پر کی۔

بعد ازیں محترم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک نعتیہ کلام پڑھ کر سنایا۔

آخر میں صدر محترم نے توحید کے قیام کے تعلق میں انبیاء علیہم السلام کی جد و جہد اور اُنکے متبعین کی سرفروشیاں اور اُنکی قربانیوں کا ذکر وضاحت سے فرمایا۔ بعد دعا تقریباً ۱۲ بجے یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کا عمدہ انتظام تھا۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی کارروائی کو سنا۔

۲- مورخہ ۲۱ مئی بروز جمعۃ المبارک محلہ کُمہار واڑی میں جماعت احمدیہ یادگیر کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے ساتھ ۹½ بجے شب منعقد ہوا۔

"تربیت اولاد" کے موضوع پر مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب جینا مؤذن مسجد احمدیہ یادگیر نے اپنا مضمون پڑھکر سنایا۔

ازاں بعد مکرم مولوی نذیر احمد صاحب چوہدری نے بعنوان شرک اور اس سے اجتناب پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ازاں بعد مکرم محمد ولی خاں صاحب نے نظم پڑھی اور آخر میں صدر محترم نے اپنے خیالات کا اظہار فرمانے کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ برخواست کیا۔

مکرم محمد علی صاحب گُڈ... نے جلسہ کا انتظام فرمایا۔ اور حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر

۲- تیماپور

مورخہ ۹ مئی کو بعد نماز عشاء بوقت نو بجے زیر صدارت مکرم مولوی مبارک احمد صاحب وکیل تیماپوری ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز خاکسار کی تلاوت سے ہوا۔ ازاں بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل مبلغ ہبلی نے مکرم ثاقب صاحب زیروی کا نعتیہ کلام "ہم شعور دے کر مختار کے آستانہ کا مزاج بدلیں گے ہم اس نئے زمانہ کا" خوش الحانی سے سُنایا۔ بعدہٗ صدر مجلس نے مختصر طور پر جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے پروگرام شروع کیا۔ پہلی تقریر مکرم عبد العزیز صاحب اُستاد کی ہوئی۔ جس میں اُنہوں نے اجرائے نبوت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کیا کہ مصلح آسکتا ہے۔ ازاں بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے تقریر فرمائی۔ موصوف نے اس امر کو بدلائل ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ ایک عظیم الشان مصلح کا متقاضی ہے۔ بعدہٗ عزیزم نعیم احمد صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ اس دور میں اسلامی تہذیب کا ٹھیٹھ نمونہ دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے موضوع پر تقریر کی اور ثابت کیا کہ آپؐ کا فیضان آج بھی جاری ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے نظم پڑھی۔

آخر میں صدر مجلس نے اختتامی تقریر کی۔ اور جلسہ کی کامیابی پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مکرمی محمود احمد صاحب ہنددگ صدر جماعت احمدیہ تیماپور خاص طور پر ہمارے شکریہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں کہ جنہوں نے لاؤڈ سپیکر اور جلسہ کے دیگر مصارف برداشت کر کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں بہت تعاون کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ منظور احمد مبلغ یادگیر۔

۳- کٹک و سونگھڑہ

مورخہ ۲۸ و ۲۹ اپریل کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کے اُڑیسہ کے دورہ کے دوران جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے دو روزہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

۱- مورخہ ۲۸ اپریل دن ۴ بجے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی زیر صدارت محترم عبد الجلیل خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ عزیزم سید انور احمد صاحب نے نظم خوانی کی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ نے عشق رسولؐ پر مختصر سی تقریر کی۔

آخر میں محترم مولانا صاحب نے موجودہ زمانہ میں مصلح کی آمد اور دنیا میں ایک روحانی انقلاب پر ایک عالمانہ تقریر کی۔ بعد میں صدر جلسہ نے مختصر تقریر کی اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

۲- ۲۹ اپریل کو دن کے ۷ بجے محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ عزیزم سید انور احمد صاحب کی تلاوت اور عزیزم عبد الجلیل صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مکرم سید رشید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے موعود اقوام عالم کے عنوان پر تقریر کی آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اختلافی مسائل پر عالمانہ تقریر کی آپ کی تقریر کا غیر احمدیوں پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ خدا تعالےٰ ہدایت عطا کرے۔

۳- مورخہ ۳۰ اپریل کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کٹک مشن ہاؤس میں ایک تربیتی جلسہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ کٹک کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزم سید سلیم احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم و عزیزم شمس الحق خانصاحب معلم وقف جدید کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا صاحب نے ایک گھنٹہ تک انگلستان میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی اور یکجہتی کے ساتھ خدمت دین کرنے کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار۔ سید فضل عمر مبلغ انچارج کٹک۔

۴- مورخہ ۱۸ مئی کو سونگھڑہ کے محلہ نجم الدین پور میں محترم سیٹھ میر نصرت علی صاحب کے مکان میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم سید یعقوب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ D.S.O. صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے فرمائی۔ عزیزم سید بوستان احمد صاحب کی تلاوت اور عزیزم سید نعیم احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد سلسلہ تقاریر کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے عزیزم سید منور الدین احمد ظہیر نے اُڑیہ زبان میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر تقریر کی۔ بعد ازیں مکرم سید سیف الدین صاحب نے بہت اچھے پیرائے میں جماعت احمدیہ کی روحانی ترقی پر روشنی ڈالی۔ اور اس جلسہ کی تیسری تقریر خاکسار نے کی۔ خاکسار نے خدام کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم سید ابو صالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک نے جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی روایات بیان کرتے ہوئے سامعین کو نصیحت فرمائی کہ ہمارا کردار ہمارے بزرگوں کے نقش قدم پر ہونا چاہیئے۔ آخر میں مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب انچارج مبلغ کٹک نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تبلیغی و تربیتی موضوع پر ایک مفصل تقریر کی۔ آپ کے بعد مختصر صدارتی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۵- مورخہ ۲۳ مئی ۷۶ء کو کیندرپاڑہ (ضلع کٹک) میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں خصوصی طور پر تین تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کی موجودہ حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی روشنی میں بیان فرمائی۔ اور آپؐ ہی کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدیؑ کے ظہور اور آپ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلام کا عالمگیر غلبہ جو صرف اور صرف احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے کے متعلق کسی قدر تفصیل سے بیان کیا۔ پھر مکرم سید تنویر احمد صاحب نے اُڑیہ زبان میں جماعت کا تعارف کرایا۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ خاکسار۔ سید رشید احمد سونگھڑوی بی۔ اے۔

درخواست دُعا

۱- علاقہ پونچھ میں جذیرہ ... کالرہ کی پڑ رہی ہے۔ جس سے ابھی تک بہت ساری اموات ہوئی ہیں۔ ہماری محسن گورنمنٹ نے باہر سے ڈاکٹر بھی بلوائے ہیں۔ جملہ بزرگوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہاں کے تمام انسانوں کو اس بیماری کے شر سے محفوظ رکھے اور تمام احمدی بھائیوں کو اپنے فضل سے حفاظت فرمائے۔ خاکسار۔ محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ

۲- خاکسارہ اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت و درویشوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہے۔ نیز والدہ محترمہ کی صحت و تندرستی اور میرے بھائی کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے اُس کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسارہ۔ ایک خریدار بدر

تقریبِ نکاح و رخصتانہ

خاکسار کے دو بھتیجوں عزیز محمد ظفر عالم سولیجہ و عزیز محمد قمر عالم سولیجہ پسران محترم محمد احمد صاحب سولیجہ کے رشتے محترم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب فیض آباد کی صاحبزادیوں سے طے پائے تھے۔ کانپور سے ۱۵ر مئی کو بارات دو بسوں کے ذریعہ فیض آباد روانہ ہوئی۔ بعد نمازِ مغرب فیض آباد میں مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب کے مکان پر محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے عطیہ سلطانہ بنت ڈاکٹر محمد رفیع اللہ کا نکاح ۲۵۰۰/- روپے حق مہر کے عوض عزیز محمد ظفر عالم سولیجہ پسر مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کے ہمراہ اور عزیزہ شاہینہ افروز بنت ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب کا نکاح ۲۵۰۰/- روپے حق مہر کے عوض عزیز محمد قمر عالم سولیجہ پسر محمد احمد صاحب سولیجہ کے ہمراہ پڑھا۔ رات بارات کا قیام فیض آباد میں ڈاکٹر صاحب کے ہاں رہا۔ قیام و طعام کے لئے ڈاکٹر صاحب نے اچھا انتظام فرمایا! فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اگلے دن صبح ہی دلہنوں کی وداع ہوئی۔ اور دوپہر کے وقت کانپور واپسی ہوئی۔ واپسی پہ مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ کی طرف سے جملہ باراتیوں اور عزیزوں کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔

مورخہ ۱۸ر اگست کو فتح منزل میں بعد نمازِ عصر مستورات کے لئے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کیا گیا۔ جس میں مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر پُر مغز اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ جلسے میں غیر احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ بعد اختتامِ جلسہ جملہ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اِس موقعہ پر محترم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب نے شکرانہ فنڈ اور درویش فنڈ میں دس روپے اور عزیز مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ نے شکرانہ فنڈ اور درویش فنڈ میں بیس روپے ادا کئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

احباب سے اِن ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد مجید سولیجہ صدر جماعتِ احمدیہ۔ کانپور۔

تقریبِ شادی

محترم الحاج محمد محسن صاحب شحنہ یادگیر ابن حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی عزیزہ افضل النساء المعروف بہ بشریٰ بیگم سلمہا اللہ کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۵/۶ کو بروز ہفتہ عمل میں آئی۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان میں ہو چکا تھا۔ پروگرام کے مطابق بارات کانپور سے یادگیر مورخہ ۵/۶ کو پہنچی۔ بعد نماز مغرب وعشاء اجتماعی دُعا کا پروگرام زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی، مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری کی تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہوا بعد ازاں مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے نظم پڑھ کر سُنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے اسلامی تعلیمات کے بارے میں تقریر کی۔ ازاں بعد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے تقریر فرمائی آخر دُعا کے بعد یہ تقریبِ سعید بخیر وخوبی انجام پائی۔ مورخہ ۷/۶ بروز اتوار تین بجے دوپہر دعاؤں کے ساتھ بارات مع دُلہن براستہ حیدرآباد کانپور کے لئے روانہ ہو گئی۔

اِس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد احمد صاحب سولیجہ نے جو کہ عزیز محمد معید صاحب سلمہ کے حقیقی چچا ہیں، شکرانہ فنڈ میں مبلغ ۲۱/- روپے اور والدہ محترمہ عزیزہ بشریٰ بیگم نے مبلغ چھ روپے بہ امانتِ حسابات میں اور مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ میں ادا کئے۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ التجا ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت و مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اور سب کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خاکسار: منظور احمد۔ مبلغ جماعتِ احمدیہ یادگیر

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے۔ لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلص احباب نے اس فنڈ میں بہت ہی قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسبِ حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

احباب توجّہ فرمائیں!

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

(۱) "یاد رہے کہ چندہ اِس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے ضروریات پوری ہوں گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کام رُکے نہیں رہتے۔ بلکہ اِس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ایمان پختہ ہوگا۔"

(۲) "یاد رکھو خدا تعالیٰ کے کام بندوں کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ کو وہ اپنا ہاتھ قرار دے دے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہوگا۔"

(۳) "جماعتِ احمدیہ کو بھولنا نہیں چاہیئے کہ تحریکِ جدید کے مالی جہادِ کبیر کی بنیاد تو پہلے دن سے ہی ایمان و اخلاص پر ہے۔"

چونکہ تحریکِ جدید کا ایک ایک پیسہ تبلیغِ اسلام پر خرچ ہوتا ہے۔ تبلیغ کے اخراجات کا بروقت پُورا کرنا ضروری ہے تا تبلیغ احسن رنگ میں ہو سکے۔ اور یہ اخراجات وعدہ چندہ تحریکِ جدید کے ادا ہونے پر ہی کئے جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توجہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۰ [illegible] بعد نمازِ مغرب الٰہ دین بلڈنگ میں محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے عزیزہ حامدہ بیگم صاحبہ بنت [illegible] محمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم معاویہ عمر صاحب ولد ڈاکٹر محمد عمر صاحب سے گیارہ ہزار روپے مہر کے عوض کیا۔ اور مختصر خطبہ دیکر دُعا کرائی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب مدراس نے چائے وغیرہ سے تواضع کی۔ نیز آپ نے اعانتِ بدر میں دس روپے اور شادی فنڈ میں پچاس روپے ادا کئے۔ تمام احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: یوسف احمد الٰہ دین۔ سیکرٹری مال۔ حیدر آباد۔

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز نمونہ جات

۱۔ سینگ۔۔۔ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1582, MANACAUD,
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE No. 2351
P.B. No. 123.
CABLE:-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

یوم التبلیغ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیرِ اہتمام جماعتیں دورانِ سال میں دو مرتبہ ماہ احسان و اخاء یعنی جون و اکتوبر کے مہینوں میں یوم التبلیغ منایا کرتی ہیں۔ اس لئے احباب اور جماعتوں سے درخواست ہے کہ ماہ جون میں یوم التبلیغ منائیں۔ اور تبلیغی پروگرام کی روئیداد سے نظارت کو بھی مطلع فرمائیں۔

ہفتہ قرآن مجید

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیرِ اہتمام ہر سال جماعتیں ہفتہ قرآنِ مجید منایا کرتی ہیں۔ اس سال ۴ر وفاء (جولائی) سے شروع کرکے ۱۰ر وفا (جولائی) تک ہفتہ قرآنِ مجید منایا جائے۔ اور جماعتوں میں اجلاس منعقد کرکے بذریعہ تقاریر فضائلِ قرآن۔ ضرورتِ قرآن۔ تعلیماتِ قرآن۔ تلاوتِ قرآن۔ اس کے معانی و مطالب جاننے کے فوائد۔ قرآنِ مجید میں مذکور پیشگوئیاں۔ احکام و نواہی۔ حکمتوں پر مبنی پند و نصائح۔ قرآنِ مجید سے بیان کئے جائیں۔

ہر جماعت ہفتہ قرآن مجید منعقد کرکے روئیداد نظارت ہذا میں بھجوائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

چوہدری مبارک علی صاحب کو اُن کے خلاف بعض شکایات اور شدید قسم کی بدعنوانیوں کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مندرجہ ذیل سزائیں دی گئی تھیں:-

۱۔ اخراج از قادیان و مقاطعہ معہ اہل و عیال۔

۲۔ بلا اجازت مرکز قادیان۔ پنجاب۔ ہریانہ اور دہلی نہیں جائیں گے۔ اگر ضرورت ہو تو پہلے اجازت لیں۔

۳۔ مقامی جماعت میں کوئی عہدہ نہ دیا جائے اور نہ انہیں کوئی تقریر یا خطبہ دینے کی اجازت ہے۔

۴۔ درس و تدریس اور کوئی خطبہ وغیرہ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور کسی اجتماع یا جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔

۵۔ اُن کو کسی سیاسی معاملات میں غیر مسلموں کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور اسی طرح ہر قسم کے سیاسی اُمور سے کنارہ کشی اختیار کریں۔ اور کسی کے لئے تکلیف اور پریشانی کا باعث نہ بنیں۔

● بعد ازاں ستمبر ۷۳ء میں حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ کرم سال میں دو مرتبہ ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کے لئے ان کو اپنی اراضی کی فصل کی دیکھ بھال کے لئے قادیان آنے کی اجازت عطا فرمائی۔ مگر اُن کے مقاطعہ کی سزا کو قائم رکھا۔

● فروری ۷۵ء میں چوہدری مبارک علی صاحب اور اُن کے اہل و عیال کے ساتھ مقاطعہ کی سزا بزرگان کی طرف سے ختم کر دی گئی۔ لہٰذا اب صرف چوہدری مبارک علی صاحب کو سال میں دو مرتبہ قادیان میں ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ فصل کے موقع پر ٹھہرنے کی اجازت ہے۔ اور اُن کے اہل و عیال سے مقاطعہ کی پابندی ختم ہے۔ مگر باقی پابندیاں اور سزائیں بدستور قائم ہیں۔

لیکن مرکز میں جو تازہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ چوہدری مبارک علی صاحب مختلف جماعتوں میں غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں۔ اور اُن کی سزا میں جو نرمی کی گئی ہے اس کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اس لئے اعلانِ ہذا کے ذریعہ تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اُن کے متعلق خبردار رہیں۔ اور اگر وہ کسی جماعت میں جا کر ایسی ویسی باتیں بیان کریں تو اس بارہ میں فوری طور پر نظارت امور عامہ کو اطلاع دی جائے۔

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اعلانِ ھذا سے اپنی اپنی جماعت کے جملہ افراد کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

ماہنامہ "المبشر" کے متعلق ایک ضروری اعلان

ماہنامہ "المبشر" قادیان کی رجسٹریشن کے لئے گورنمنٹ کو درخواست دی گئی تھی لیکن "المبشر" نام منظور نہیں ہوا۔ اب پھر چند نئے نام تجویز کرکے بھیجے گئے ہیں۔ نام کی منظوری آجانے کے بعد ہی رسالہ کی اشاعت ممکن ہے۔ اس لئے احباب کو اطلاع کر دی جائے گی۔

مینیجر "المبشر" قادیان

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۷ و ۸ راگست بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس مذکورہ تاریخوں پر انشاء اللہ العزیز ناصر آباد میں منعقد ہوگی۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شرکت فرمائیں نیز دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کانفرنس کو کامیاب بنائے۔

بیرونِ ریاست سے آنے والے دوست قبل از وقت اپنی آمد سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

الــــداعیــــان

(۱) مبارک احمد ظفر صدر مجلس استقبالیہ و صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد۔ ڈاکخانہ کونگام ضلع اننت ناگ۔ (کشمیر)

(۲) محمد عبد اللہ ڈار نائب صدر مجلس استقبالیہ و صدر جماعت احمدیہ شورت۔ ڈاکخانہ کونگام ضلع اننت ناگ۔ (کشمیر)

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۳۱ر جولائی و یکم اگست بمقام آسنور!

مجالسِ خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۱ر جولائی اور یکم اگست یعنی بروز ہفتہ و اتوار "آسنور" (کولگام) میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں تمام جماعتوں کے خدام کا شرکت کرنا ضروری ہوگا۔ قائدینِ مجالس کو چاہیئے کہ وہ آج سے ہی اس اجتماع کی کامیابی کے لئے کوششوں کے ساتھ ساتھ دُعاؤں پر بھی زور دیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اسلام و احمدیت کا حقیقی خادم بننے کی توفیق دے۔

خاکسار: غلام نبی نیاز جنرل سیکرٹری صوبائی۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۱ر ۵ر ۷۶ کو بعد نمازِ جمعہ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میری بچی عزیزہ بشریٰ شہزادی سلمہا کا نکاح عزیزم چوہدری حبیب احمد بھٹہ ابن مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب بھٹہ ساکن شاہدرہ لاہور کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: بدر الدین عامل درویش۔ جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان۔

نوٹ:— مکرم عامل صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ پانچ روپیہ اعانتِ بدر میں اور پانچ روپیہ مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

(۱) خاکسار کو پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں بوجہ کھانسی اور بخار بیمار رہی ہیں۔ بخار میں افاقہ ہے لیکن کھانسی ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت سے محترمہ والدہ صاحبہ کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار: مرزا منور احمد درویش قادیان۔

(۲) خاکسار کے والد محترم مولوی ضمیر احمد صاحب آج کل قادیان میں مقیم ہیں اور شدید طور پر بیمار ہیں۔ کامل و عاجل شفایابی کے لئے تمام بزرگان سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: مظفر احمد ظفر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

(۳) خاکسار نے ملازمت کے سلسلہ میں دو ایک جگہ انٹرویو دیا ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس میں کامیابی دے۔ اور پریشانیاں دور کرے۔ آمین۔

خاکسار: فیاض احمد احمدی۔ شاہ آباد۔ گلبرگہ۔